سوال

(43) وضو میں پاؤں دھونا ہی ضروری ہے :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ [المائدة : ٦]

[اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھو لو)]

صاحب الوحی جواب : نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے، جیسا کہ قاعدہ نحو سے مفہوم ہوتا ہے یا پیر کا مسح کرنا؟ نیز کیا کوئی حدیث صحیح صحاحِ اہلِ سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے مسح کرنے کے متعلق ثابت ہوئی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت صاحب الوحی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے اور خود بھی برابر پیر دھویا ہے۔ احادیثِ صحیحہ اس باب میں بکثرت وارد ہیں، بلکہ تواتر کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور کسی حدیث صحیح صحاحِ اہلِ سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے، مسح کرنا ثابت نہیں ہوا ہے۔

صحیح بخاری مع فتح الباری (١/١٣٣) چھاپہ دہلی میں ہے :

باب غسل الرجلین، ولا یمسح علی القدمین۔ حدثنا موسیٰ بن إسماعیل قال[1][حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن یوسف بن ماھک عن عبد اللہ بن عمرو قال : تخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنا فی سفرة سافرناھا، فأدرکنا، وقد أرھقتنا العصر، فجعلنا نتوضأ، ونمسح علی أرجلنا فنادیٰ بأعلیٰ صوته : ویل للأعقاب من النار][2]

پاؤں کو دھونے اور قدموں پر مسح نہ کرنے کا بیان۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ’’ایک سفر میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے تو ہمیں اس وقت ملے، جب نماز کا وقت تھوڑا ہی رہ گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پاؤں کو تھوڑا تھوڑا مسح کرنے کی طرح دھو رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا : ایڑھیوں کے لیے جہنم سے ہلاکت ہے، یعنی پاؤں کو اچھی طرح دھویا کرو‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

[1] اصل مسودے میں اس کے بعد بیاض ہے۔

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٦١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٤٢)